35853 ـ غائبان نماز جنازہ ادا کرنے کا حکم

سوال

غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

اور اگر یہ مشروع ہے تو کیا ہر غائب میت کا غائبانہ جنازہ ادا کرنا مشروع ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ جس دن حبشہ کا بادشاہ نجاشی فوت ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو اس کی موت کی خبر دی اور جنازگاہ جا کر اپنے صحابہ کرام کے ساتھ صفیں بنا کر غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی.

یہ حدیث غائبانہ نماز جنازہ کی مشروعیت کی دلیل ہے، لیکن بعض علماء مثلا احناف اور مالکیہ حضرات کا کہنا ہے کہ:

یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں شامل ہے اس لیے کسی اور کے لیے غائبانہ نماز جنازہ مشروع نہیں.

لیکن جمہور علماء کرام اس کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خصوصیت دلیل کے ساتھ ثابت ہوتی ہے، لیکن اس مسئلہ میں خصوصیت کی کوئی دلیل نہیں، اور اصل میں امت مسلمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا اور پیروی کرنے کی مامور ہے.

غائبانہ نماز جنازہ کے قائلین حضرات میں یہ اختلاف ہے کہ: آیا ہر شخص کا غائبانہ نماز جنازہ ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

اور سب علماء کرام نجاشی والی حدیث سے ہی استدلال کرتے ہیں، شافعي اور حنبلی حضرات کہتے ہیں کہ: علاقے سے دور ہر شخص کا غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا مشروع ہے، چاہے جہاں وہ فوت ہوا ہے وہاں اس کا نماز جنازہ ادا بھی کیا گیا ہو.

اور دوسرا قول یہ ہے کہ:

غائبانہ نماز جنازہ اس صورت میں جائز ہے جب اس کا مسلمانوں کو کوئی منفعت اور نفع حاصل ہو، مثلا کسی عالم دین یا مجاھد، یا غنی شخص جس کے مال وغیرہ سے لوگ نفع حاصل کرتے رہے ہوں.

یہ قول امام احمد رحمہ اللہ کا ایك قول ہے، اور شیخ سعدی رحمہ اللہ نے بھی اسے اختیار کیا ہے، اور مستقل فتوی کمیٹی نے بھی یہی فتوی دیا ہے.

تیسرا قول:

غائبانہ نماز جنازہ اس شرط پر جائز ہے کہ جہاں وہ فوت ہوا ہے وہاں اس کی نماز جنازہ ادا نہ ہوئی ہو، اور اگر اس کی نماز جنازہ ادا کی گئی ہے تو پھر غائبانہ نماز جنازہ مشروع نہیں.

یہ قول امام احمد رحمہ اللہ کی دوسری روایت ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہم اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، اور متاخرین علماء میں سے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ بھی اسی کی طرف مائل ہیں.

اس مسئلہ کے متعلق ذیل میں بعض علماء کرام کے اقوال پیش کیے جاتے ہیں:

مالکی فقہ کے عالم دین خرشی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کا نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا ان کی خصوصیات میں شامل ہوتا ہے " انتہی.

دیکھیں: (2 / 142).

اور حنفی عالم دین الکاسائی کا بھی یہی قول ہے.

دیکھیں: بدائع الصنائع للکاسائی (1 / 312).

اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ علاقے سے غائب شخص کا غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے، اور امام ابو حنیفہ اسے ممنوع قرار دیتے ہیں، ہماری دلیل نجاشی والی صحیح حدیث ہے جس میں کوئی طعن نہیں، اور نہ ہی ان کے پاس اس کا کوئی صحیح جواب ہے " انتہی بتصرف

دیکھیں: المجموع للنووی (5 / 211).

اور شافعی حضرات نے غائبانہ نماز جنازہ کے جواز کو ایك اچھی قید سے مقید کیا ہے کہ نماز جنازہ غائبانہ ادا کرنے والا شخص نماز کا اہل ہو جس دن میت فوت ہوئی ہو تو وہ شخص نماز کا اہل تھا.

زکریا انصاری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

علاقے سے غائب شخص کی غائبانہ نماز جنازہ اس شخص کے لیے جائز ہے جو اس کے مرنے کے دن فرضی نماز کا اہل تھا " انتہی بتصرف.

دیکھیں: اسنی المطالب (1 / 322).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لیکن بعض علماء کرام نے ایك اچھی قید لگاتے ہوئے کہا ہے کہ: ایك شرط کے ساتھ وہ یہ کہ وہ مدفون شخص ایسے وقت فوت ہوا ہو جب وہ نماز ادا کرنے والا شخص نماز کا اہل تھا.

اس کی مثال یہ ہے کہ:

ایك شخص بیس برس قبل فوت ہوا اور ایك انسان تیس برس کی عمر میں ہو کر اس کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کرتا ہے تو یہ صحیح ہے؛ کیونکہ جب وہ شخص فوت ہوا تو اس نمازی کی عمر دس برس تھی جو کہ نماز جنازہ ادا کرنے کے اہل ہوتی ہے.

دوسری مثال:

ایك شخص تیس برس قبل فوت ہوا، اور ایك بیس سالہ شخص جا کر اس کی غائبانہ نماز ادا کرنا چاہے تو یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ جب وہ شخص فوت ہوا تھا تو یہ نماز اس وقت معدوم تھا اور موجود ہی نہیں تھا تو یہ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے اہل میں سے نہیں.

تو اس طرح ہمارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر نماز جنازہ ادا کرنی مشروع نہیں، اور ہمارے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ایك شخص نے یہ بات کی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا مشروع ہے، یا صحابہ کرام کی قبروں پر نماز جنازہ ادا کرنا مشروع ہے، تو یہ صحیح نہیں، لیکن صحیح یہ ہے کہ اسے وہاں کھڑے ہو کر دعا کرنی چاہیے " انتہی ماخوذ از: الشرح الممتع.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کسی دوسرے علاقے میں غائبانہ نماز جنازہ نیت کے ساتھ ادا کرنا جائز ہے، وہ قبلہ رخ ہو کر اسی طرح نماز جنازہ ادا کرے گا جس طرح حاضر میت پر نماز جنازہ ادا ہوتی ہے، چاہے میت قبلہ والے رخ میں ہو یا نہ ہو، اور چاہے دونوں علاقوں کے مابین قصر کی مسافت ہو یا نہ ہو، امام شافعی رحمہ اللہ کا قول یہ ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ المقدسی (2 / 195).

اور " الانصاف " میں المرداوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

اور غائبانہ نماز جنازہ نیت کے ساتھ ادا کی جائیگی (مطلقا مذہب یہی ہے) یعنی اس کی نماز جنازہ ادا ہوئی ہو یا نہ، اور چاہے اس کا عام مسلمانوں کو نفع تھا یا نہیں) اور جمہور اصحاب اسی پر ہیں، اور ان میں سے اکثر نے قطعی یہی کہا ہے، اور (امام احمد) کا قول ہے کہ اس کی غائبانہ نماز جنازہ صحیح نہیں.

اور ايك قول یہ بھی ہے کہ: اگر اس کی نماز جنازہ ادا نہ ہوئی ہو تو غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جائیگی، وگرنہ نہیں، شیخ تقي الدین اور ابن عبد القوی نے یہی اختیار کیا ہے " انتہی

دیکھیں: الانصاف للمرداوی (2 / 355).

اور شیخ بسام رحمہ اللہ " نیل المآرب " میں لکھتے ہیں:

غائبانہ نماز جنازہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے، چنانچہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالك اور ان کے پیروکار کہتے ہیں کہ غائبانہ نماز جنازہ مشروع نہیں، اور نجاشی کے قصہ کا جواب یہ دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں شامل ہوتا ہے.

اور امام شافعی، اور امام احمد اور ان کے پیروکار کہتے ہیں کہ غائبانہ نماز جنازہ مشروع ہے، اور صحیحین یعنی بخاری اور مسلم کی حدیث سے ثابت ہے، اور خصوصیت دلیل کی محتاج ہے، اور یہ خصوصیت میں شامل ہونے کی کوئی دلیل نہیں ملتی.

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے میانی روی اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

اگر اس کی نماز جنازہ ادا نہ کی گئی ہو تو غائبانہ نماز جنازہ ادا ہو گی جس طرح کہ نجاشی کی ادا کی گئی، اور اگر اس کی نماز جنازہ ادا ہوئی ہو تو مسلمانوں سے فرض کفایہ ساقط ہو گیا.

یہ قول امام احمد رحمہ اللہ سے صحیح روایت ہے، اسے ابن قیم رحمہ اللہ نے " الهدي " میں صحیح قرار دیا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کئی صحابہ کسی دوسرے علاقے میں فوت ہوئے لیکن یہ ثابت نہیں

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی ہو.

اور شیخ الاسلام نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ: جب کوئی نیك اور صالح شخص فوت ہو جائے تو اس کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جائیگی اور انہوں اس کی دلیل نجاشی کے قصہ سے حاصل کی ہے.

ہمارے شیخ اور استاد عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ نے اس تفصیل کو راجح قرار دیا ہے، اور ہمارے ہاں نجد کے علاقے میں عمل بھی اسی پر ہے وہ علم و فضل اور مسلمانوں پر سبقت والے شخص کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کرتے ہیں، اور اس کے علاوہ باقی کی نہیں، اور یہاں نماز جنازہ مستحب ہو گی "

دیکھیں: نیل المآرب (1 / 324).

خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" غائبانہ نماز جنازہ اس وقت ادا کی جائیگی جب کسی شخص کی موت ایسی جگہ ہو جہاں اس کی نماز جنازہ ادا کرنے والا کوئی نہ ہو، اور شافعیہ میں سے الرویانی نے مستحسن قرار دیا ہے، اور ابو داود رحمہ اللہ نے سنن ابو داود میں اس پر باب باندھتے ہوئے کہا ہے:

" کسی دوسرے علاقے میں مشرکوں کے ساتھ رہنے والے مسلمان شخص کی نماز جنازہ کے متعلق باب "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کا احتمال ہے " انتہی ماخوذ از: فتح الباری.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا ہمارے لیے کسی کا غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے، جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے نجاشی کے ساتھ کیا تھا یا کہ یہ ان کی خصوصیت میں شامل ہوتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی بنا پر غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں شامل نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرام نے بھی نماز جنازہ ادا کی تھی، اور اس لیے بھی کہ اصل میں عدم خصوصیت ہے، لیکن یہ اس شخص کے ساتھ خاص کرنا چاہیے جس کو اسلام میں کوئی عظمت اور مرتبہ حاصل ہو، نہ کہ ہر شخص کا حق ہے " انتہی.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائی، اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہاں اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے کوئی مسلمان شخص نہ تھا، اور اس وقت واقعہ یہ ہے کہ کئی مسلمان فوت ہوتے ہیں اور ان کی نماز جنازہ ہی ادا نہیں کی جاتی جیسا کہ یہ ہمارے دور میں یقینی طور پر حاصل ہے، یعنی یہ یقین ہے کہ ان کی نماز جنازہ ادا نہیں ہوئی ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جب یہ یقین ہو جائے کہ کسی شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں ہوئی تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی، کیونکہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے، لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کے اہل و عیال نے اس کی نماز جنازہ ادا کی ہو، کیونکہ نماز جنازہ ایك شخص بھی ادا کر سکتا ہے، بہر حال جب یہ یقین ہو جائے کہ کسی شخص کی نماز جنازہ ادا نہیں کی گئی تو آپ کے لیے اس کی نماز جنازہ ادا کرنا ضروری ہے، کیونکہ یہ فرض کفایہ ہے اور اس کی ادائیگی ضروری ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (17 / 149).

مندرجہ بالا سطور سے یہ واضح ہوا ہے کہ غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا مشروع ہے، اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کا نجاشی کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا ہے، اور اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی کہ یہ کام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں شامل ہوتا ہے.

لیکن اس مسئلہ میں صحیح ترین اور عدل والے دو قول ہیں:

پہلا قول:

اس شخص کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جائے جس کی نماز جنازہ ادا نہ ہوئی ہو.

دوسرا قول:

اس شخص کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جائے جس شخص کا مسلمانوں کو کوئی فائدہ اور منفعت تھی، مثلا عالم دین جس کے علم سے لوگ فائدہ حاصل کرتے رہے، اور کوئی تاجر جس کے مال سے مسلمانوں کو فائدہ ہوا، یا پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا مجاھد جس کے جہاد سے لوگوں اور اسلام کو فائدہ ہوا، اور اس طرح کے دوسرے افراد.

واللہ اعلم .